A Tale of Two Cities

Charles Dickens

ٹیل آف ٹو سٹیز

چارلس ڈکنز

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

تاریخ ساز ادب کا سفر چارلس ڈکنز پر پہنچ گیا

لندن اور پیرس دو شہروں کی کہانی   انقلاب فرانس کے دوران

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	Major Periods	Highlights
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.
Originally published: 1859 لندن اور پیرس دو شہروں کی کہانی تاریخ ساز ادب کا سفر چارلس ڈکنز پر پہنچ گیا		
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

کردار

چارلس ڈارنے

Charles Darnay

اگرچہ پیدائشی طور پر فرانس کی اشرافیہ سے تعلق رکھتا ہے مگر وہاں کے سماجی نظام میں غریبوں پر جو ظلم ہو رہا تھا اسے برداشت نہ کرتے ہوئے برطانیہ میں رہائش اختیار کرلی۔ اسکے بہت قریبی انکل مارکیز ایورے مونڈ جو فرانسیسی جابرانہ نظام کا حصہ ہیں اور غریبوں سے سخت نفرت کرتے ہوئے انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے خواہش مند ہیں یہ نوجوان ان کے نظریات کا سخت مخالف ہے۔ اپنے عالی شان خاندانی نام ایورے مونڈ سے بھی دست بردار ہو چکا ہے۔

سڈنی کارٹن

Sydney Carton

معصوم اور محبت کرنے والا وکیل۔ اس میں نہ لالچ ہے نہ عظیم مقصد کو حاصل کرنے کی خواہش۔ دنیا کی خود غرضی کو نشے سے بھلانے کی کوشش کرتا ہے۔ سٹرائیور کے ساتھ کام کرتا ہے بلکہ تمام کام یہی کرتا ہے اور نام سٹرائیور کا ہوتا ہے۔ لوسی سے محبت کرتا ہے اور اسکے شوہر کی جان بچانے کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لازوال قربانی پیش کرتا ہے۔ ڈارنے کا ہم شکل ہے۔ ابتدا میں تو دونوں کی شخصیت میں بہت فرق ہے مگر ناول کے اختتام میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس سے بہت آگے نکل جاتا ہے۔

ڈاکٹر مے نے

Doctor Alexandre Manette

فرانسیسی ہیں اور مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں لیکن شادی ایک انگریز عورت سے کی۔ انتہائی محنتی ایماندار اور دوسروں کے لئے ہمدردی رکھنے والے انسان نے ڈاکٹری پیشے میں کامیابی کی وجہ سے خوشحالی حاصل کرلی۔ غریبوں کے ہمدرد تھے۔ فرانس کے ایک اعلی طبقے نے انہیں طلب کیا۔ ڈاکٹر مے نے کے سامنے شیطانی کام کیا گیا اور پھر زبان بند رکھنے کے لئے انہیں رشوت کی بہت بڑی رقم پیش کی گئی۔ مگر بااصول انسان نے سب کچھ ٹھکرا کر جب قانون کو اس چیز کی اطلاع دی تو قانون نے شاہی خاندان اور طبقہ اشرافیہ کا ساتھ دیتے ہوئے الٹا ان پر الزام لگاتے ہوئے باسٹیل جیل میں قید کر دیا۔ اٹھارہ سال تک قید تنہائی میں ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے۔ ڈاکٹری کا پیشہ بھولنے کے بعد اب وہ جوتے بنانے میں اپنے آپ کو مصروف رکھتے۔ اٹھارہ سال قید کی رہائی کے بعد انہیں برطانیہ لا کر انکی بیٹی نے انکی تیمارداری کی۔

محبت کرنے والی اور ہمدرد خوبصورت نوجوان لڑکی۔ قید سے رہائی کے بعد اپنے والد کی دل و جان سے خدمت کی بلکہ شادی کے بعد بھی والد کی خدمت جاری رکھی۔	لوسی مے نے	Lucie Manette, later Darnay

پہلے ڈاکٹر مے نے کے پاس ملازمت کرتا تھا۔ اب غریبوں کے علاقے میں شراب خانہ چلاتا ہے۔ در حقیقت یہ طبقہ اشرافیہ کے خلاف انقلابیوں کا لیڈر رہے۔ ذہین اور لیڈرانہ قابلیت کا حامل۔ اپنی بیوی کے مقابلے میں وہ رحمدل ہے۔	ڈیفارج	Monsieur Defarge
ڈیفارج کی بیوی۔ ظالم طبقہ اشرافیہ کے خلاف انتہائی شدید انتقامی جزبہ رکھتی ہے۔ ہر ایک شخص کا نام ذہن نشین ہے جسے انقلاب کے بعد بے دردی سے مارنا ہے۔	میڈم ڈیفارج	Madame Defarge/ Therese
بینک میں ملازم اور مے نے خاندان کے مخلص دوست۔ ایماندار بزنس مین جو ڈاکٹر مے نے کو فرانس سے برطانیہ لانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔	جاروس لوری	Mr. Jarvis Lorry
ناول میں مزاح کا عنصر اسکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو دن میں بینک میں معمولی ملازمت کرتا ہے اور رات میں اس کا پیشہ قبریں کھود کر چوریاں کرنا ہے۔ مردے وغیرہ ڈاکٹروں کو فروخت کرتا ہے۔	جیری کرنچر	Jerry Cruncher
لوسی مینے کی ملازمہ جس نے بچپن سے اس کی پرورش کی ہے۔ انتہائی وفادار اور فرض شناس۔ میڈم ڈیفارج انتقام پسند ہے اور اس کے برعکس یہ چیزوں کو درست کرنے کی خواہش مند۔	مس پروس	Miss Pross
چارلس ڈارنے کے انکل مارکیز ایورے مونڈ جو فرانسیسی جابرانہ نظام کا حصہ ہیں اور غریبوں سے سخت نفرت کرتے ہوئے انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے خواہش مند ہیں۔ مگر چارلس ڈارنے اپنے انکل کے نظریات کا سخت مخالف ہے۔ ایورے مونڈ کی تیز رفتار گھوڑا گاڑی کے نیچے آکر ایک بچہ مر گیا اور بعد میں اس کے باپ نے اسے قتل کر دی۔	مارکیز ایورے مونڈ	Marquis Evrémonde
سڈنی کارٹر کا ساتھی وکیل۔ مغرور اور بہت زیادہ بلند مرتبہ حاصل کرنے کا خواہشمند۔	سٹرائے ور	Mr. Stryver
جاسوس	جان بارسیڈ	John Barsad
جاسوس	راجر کلائے	Roger Cly
فرانس میں چارلس ڈارنے کا ملازم ہے۔ چارلس کے انگلینڈ میں آنے کے بعد بھی اس کے خفیہ کام وہاں پر سرانجام دیتا ہے۔ انقلابی اسے بھی گرفتار کر لیتے ہیں۔ اس کو بچانے کے لئے ہی چارلس ڈارنے دوبارہ فرانس جاتا ہے۔	گے بیل	Gabelle

ٹیل آف ٹو سٹیز

وہ بہت اچھا زمانہ تھا

وہ بہت ہی برا زمانہ تھا

وہ دور تھا عقل وشعور کا

اور اسی دور میں عقل وشعور کا دور دور تک پتہ نہ تھا

وہ یقین کا دور بھی تھا

اور وہی دور تھا شک اور بے یقینی کا

وہ موسم تھا روشنی کا اور وہی موسم تھا تاریکی کا

بہار کی مانند امیدیں ہی امیدیں اور خزاں کی مانند مایوسیاں ہی مایوسیاں۔

کبھی معلوم ہوتا ہمارے پاس سب کچھ ہے اور کبھی لگتا ہم خالی ہاتھ ہیں۔

ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔

ہم سب جنت کی طرف جارہے تھے یا پھر شاید ہم جہنم کی جانب گامزن تھے۔

یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ اس دور کا حال ہمارے آج کے زمانے کی طرح کا تھا۔ اس کے اہم ترین لوگ اس بات پر بضد نظر آتے کہ اس دور کو تمام تر اچھائیوں اور برائیوں کے ساتھ قبولیت کی سند دے دی جائے۔

سترہ سو پچھتر میں جبکہ کنگ جارج انگلینڈ کا حکمران تھا امن وامان کی صورت حال بے حد خراب تھی۔ جرائم بہت زیادہ تھے چوریاں اور ڈاکے روز مرہ کا معمول تھا۔ دوسری طرف فرانس کی صورتحال بھی ابتر تھی۔ معیشت تباہ حال تھی اور مذہب کے نام پر مظالم جاری تھے۔

ایسے حالات میں جب معمولی شک پر بچوں کے ہاتھ اور زبان کاٹ دی جاتی تھی عام لوگ ان مظالم کے خلاف خاموشی سے انقلاب کی تیاری کر رہے تھے۔

ہر طرف شک اور خوف کی فضا تھی ماحول گھٹن زدہ تھا۔

نومبر کے آخری دن تھے اور جمعہ کی رات۔ ایک گھوڑا گاڑی جسے چار گھوڑے کیچڑ زیادہ وزن اور بلندی کی جانب ہونے کی وجہ سے بڑی

گھوڑے پر سوار بہت تیز رفتاری سے ایک دوسرا آدمی آیا جس نے جیروس لوری کے بارے میں دریافت کیا۔ پیغام لانے والا آدمی جیری کرن چر تھا وہ اور جیروس لوری دونوں ہی ٹیل سنس بینک کے ملازم تھے۔

جیری کرن چر بینک کی طرف سے جیروس لوری کے لیے پیغام لایا تھا کہ ڈوور پہنچ کر وہ ایک لڑکی کا انتظار کرے جو اس کے ساتھ پیرس فرانس جائے گی۔ پیغام کے مطابق ڈوور پہنچ کر جیروس وہاں رائل جارج ہوٹل میں رہائش پذیر ہوا اور ویٹر کو کہا کہ جیسے ہی ایک لڑکی اس سے ملنے آئے اسے اس کے کمرے میں بھیج دے۔ دوپہر کے وقت وہ لڑکی جس کا نام لوسی مے نے تھا وہاں پہنچ گئی۔ وہ نیلی آنکھوں اور سنہرے بالوں والی 17 سالہ خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نے جیروس کو بتایا کہ ٹیل سنس بینک کی طرف سے اسے ہدایت ملی ہے کہ چونکہ وہ اپنے مرحوم والد کی جائیداد کے سلسلے میں فرانس جانا چاہتی ہے لہٰذا وہ جیروس کے ساتھ ہی سفر کرے۔ کیونکہ وہ بھی اسی بینک کا ملازم ہے اور اسی سلسلے میں فرانس جا رہا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اسے راستے میں اطلاع دی گئی کہ وہ لڑکی کا انتظار کرے۔

جیروس اس لڑکی لوسی کو معاملے کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔ وہ اسے بتاتا ہے کہ دراصل اس لڑکی کا باپ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ بہت عرصے پہلے اسے پیرس فرانس کی جیل میں قیدی بنا لیا گیا تھا۔ اب اسے رہائی مل چکی ہے اور وہ اپنے ایک پرانے ملازم کی حفاظت میں ہے۔

اس لڑکی کا باپ بہت ذہین انسان اور پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھا جس کا نام الیگزینڈر مینے تھا۔ اس نے ایک انگریز لڑکی سے شادی کی اور ایک روز اچانک گم ہو گیا۔ بہت تلاش کے باوجود بھی جب وہ نہ ملا تو اس کی بیوی اپنی بچی یعنی اسی لڑکی لوسی کے ساتھ لندن آ گئی اور

اس کے والد کی حالت عجیب و غریب ہو گئی ہو گی۔ وہ ان عجیب و غریب سچائیوں کو سن کر اس قدر پریشان ہوئی کہ بے ہوش ہو گئی۔ ہوٹل کی ملازمہ مس پروس نے اس کی بے حد دیکھ بھال کی اور جیروس نے اسے بھی دعوت دی کہ وہ بھی ان دونوں کے ساتھ پیرس چلے کیونکہ لڑکی کی دیکھ بھال کے لیے اس کی ضرورت تھی مگر اس نے انکار کر دیا۔

اب فرانس کے ابتر حالات غربت اور مظالم دکھائے جا رہے ہیں۔ ایک گندی سڑک پر شراب کا ڈرم لوگوں کے ہاتھوں سے گرا اور ٹوٹ گیا۔ شراب زمین پر پھیل گئی۔ غریب لوگ جو بے مقصد بیٹھے وقت گزار رہے تھے اس طرف بھاگے اور پتھروں کے درمیان موجود شراب کو حلق میں اتارنے لگے۔ سرخ رنگ کی شراب جو زمین کے ساتھ مل گئی تھی مکمل طور پر ختم کر دی گئی۔ غریب لوگ کیچڑ میں ملی شراب بھی پی گئے۔ جن لوگوں کو روٹی نہ ملتی ہو ان کے لیے یہ شراب دعوت تھی۔ شراب پینے کے بعد کچھ دیر لوگ ہنستے رہے قہقہے لگاتے رہے ایک دوسرے کو صحت کی دعائیں دیتے رہے۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ہر غریب کو دوسرے کی غربت کا احساس بھی تھا اور خیال بھی۔

کچھ دیر کی خوشی کے بعد دوبارہ ایسا محسوس ہوا جیسے وہ جگہ قبرستان ہو۔ تمام لوگ خاموش تھے اداس تھے سرد ماحول اور غربت کی وجہ سے ان کی حالت بے حد خراب تھی۔ شراب جہاں گری تھی وہ مقدس جگہ کا فرش تھا۔ شراب کا رنگ سرخ تھا جس نے بھی شراب پی اس کے جسم کے مختلف حصوں میں کپڑوں میں سرخ داغ اس طرح لگ چکے تھے جیسے شراب نہ ہو خون ہو۔ اسی حالت میں ایک شخص نے سرخ رنگ کی شراب سے دیوار پر خون لکھ دیا۔

وہ لوگ غریب تھے ہر طرف گندگی تھی بیماری تھی علم حاصل کرنے کا کوئی وسیلہ نہ تھا اور سب سے بڑھ کر کھانے کو بھی کچھ نہ تھا۔ ہر

کی خواہش کے ساتھ ظلم کو ختم کرنے کے لیے۔ بدعنوان حکمرانوں کو ختم کرنے کے لئے۔ بھوک کو ختم کرنے کے لئے بے انصافی کو ختم کرنے کے لیے۔ دیوار پر جو لفظ خون لکھا گیا تھا وہ ان کے دل کی آواز تھی۔ غریبوں پر ظلم حد سے بڑھ چکا تھا اور انہیں علم تھا کہ شراب کی طرح سڑکوں پر خون کی ندیاں بہیں گی اور انقلاب ضرور آئے گا۔

لندن سے آئے ہوئے جیروس لوری لوسی مینے اور مس پروس ایک شراب خانے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ دو انقلابی میاں بیوی کی ملکیت تھا جن کے نام ارنسٹ ڈیفارج اور میڈم ڈیفارج تھے۔ یہ سب اوپر کی منزل پر ڈاکٹر مینے سے ملنے گئے جہاں وہ جوتے بنانے میں مشغول تھے۔ جیل میں انہیں یہ کام سکھایا گیا تھا۔ انہیں اپنے ارد گرد کی کوئی خبر نہ تھی۔ پوچھنے پر انہوں نے اپنا نام جیل کی سیل کے نام پر ایک سو پانچ نارتھ ٹاور بتایا جہاں وہ اٹھارہ برس تک قید رہے تھے۔ ان کی یادداشت طویل قید کی وجہ سے جاتی رہی تھی اور ان کی ذہنی اور جسمانی حالت بے حد خراب تھی۔ ان کی بیٹی لوسی نے ان سے محبت کی باتیں کیں اور کہا کہ وہ انہیں واپس لندن لے جانے کے لیے آئے ہیں۔ مسٹر مینے کے بات کرنے کا انداز ایسا ہی تھا جیسے مشین ہو۔ بہت دیر سوچ کر بات سمجھتے اور جواب دینے میں بھی مشکل ہو رہی تھی۔ جیل کی تاریک کال کوٹھری میں رہنے کے باعث روشنی برداشت کرنا بھی مشکل تھا۔

ان کی بیٹی لوسی رو رہی تھی اپنے باپ کو پیار کر رہی تھی۔ پہلے وہ حیران و پریشان بیٹھے رہے پھر لڑکی کے بالوں کو دیکھا اپنے گلے میں بندھی ہوئی تعویذ نما چیز کھولی جس میں چند لمبے سنہرے بال موجود تھے۔ حیران ہو کر بولے یہ کیسے ممکن ہے یہ تو ایک جیسے ہیں بالکل ایک جیسے۔ جب مجھے گرفتار کیا گیا تو یہ میرے کندھوں پر تھے کیونکہ اس وقت میری پیاری معصوم بیٹی نے اپنا سر میرے کندھوں پر

رکھا ہوا تھا۔ میں نے جیل کے لوگوں سے درخواست کی کہ میرے پاس میری بیٹی کی یہ نشانی رہنے دو۔ یہ مجھے بھاگنے میں تو مدد نہیں دے سکتے مگر میری روح کو سکون ضرور دیتے رہیں گے۔

بیٹی تم کون ہو۔ جواب میں وہ رو رہی تھی۔ ب

اپ کے بے جان چہرے پر رونق آچکی تھی آنکھیں جگمگا اٹھی تھیں۔ پیارے ابو جان میں آپ کو لینے آئی ہوں ہم اپنے ملک جائیں گے۔ اب ہم ایک ساتھ رہیں گے خوشیوں بھری زندگی بسر کریں گے۔ وہ دونوں روتے رہے ایک دوسرے کو پیار کرتے رہے۔

سفر کا بندوبست کیا گیا۔ قیدی باپ کی عجیب حالت تھی ذہن ساتھ نہیں دے رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ قید میں ہے یا آزاد ہے۔ ہاں قید

اب مارچ سترہ سو اسی کے دن ہیں اور ان لوگوں کی لندن واپسی کو پانچ سال گزر چکے ہیں۔ جیری جو کہ ٹیل سنس بینک کا ملازم ہے کو کہا گیا ہے کہ وہ اولڈ بیلے کورٹ میں جیروس لوری کو پیغام دے جہاں وہ ایک مقدمے کی سماعت کے دوران موجود ہے۔ اس کیس میں ایک خوبصورت نوجوان کے خلاف الزامات لگائے گئے ہیں کہ وہ فرانسیسی ہے اور اس نے کئی مرتبہ فرانس سے انگلینڈ کا سفر اس لئے کیا کہ وہ اہم اور قیمتی دستاویزات انگلینڈ سے فرانس پہنچائے اور اس جاسوس کی سزا موت ہونی چاہیے۔ بہت سے لوگ اس کی موت کی سزا کا اس لئے انتظار کر رہے تھے کیونکہ اس کی موت کا نظارہ ان کے لئے نہایت دلچسپ تھا۔ ان کے وکیل مسٹر سٹرائےورنے یہ ثابت کر دیا کہ جان برساڈ اور روجر کلائی خود جاسوس ہیں اور دلچسپ بات یہ کہ اس کے اپنے اسسٹنٹ سڈنی کارٹن کی شکل وصورت بھی بالکل ملزم کی ہی طرح ہے لہٰذا اس کو دھوکے میں بھی پکڑا جا سکتا ہے۔ یہ حقیقت بھی تھی کہ ان دونوں کی شکلوں اور جسمانی ساخت میں بے حد مشابہت تھی عدالت نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا اور ملزم ڈارنے کو رہا کر دیا گیا۔

جب سب لوگ اسے مبارکباد دے رہے تھے تو ڈاکٹر مینے نے اسے غور سے دیکھا اور چند پرانی یادوں کے آنے کی وجہ سے اس کی صحت خراب ہونے لگی اور انہیں فوری طور پر گھر لے جایا گیا۔ درحقیقت پرانی یادوں نے انہیں بے حد پریشان کر دیا تھا جو کہ چارلس

سڈنی کارٹن نے ہمیشہ دوسروں کی مدد کی دوسرے اس کی مدد کی وجہ سے آگے نکل گئے اور وہ خود پیچھے رہ گیا۔ مسٹر سٹرائےور کی کامیاب وکالت کے پیچھے بھی درحقیقت اسی کا ہاتھ تھا۔ اپنے غموں کی وجہ سے وہ بہت زیادہ شراب پینے لگا تھا جبکہ اس کا بیرسٹر مسٹر سٹرائےور شوقیا بہت زیادہ شراب نوشی کرتا تھا۔ الیگزینڈر مینے جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے فرانس میں ڈاکٹر تھے۔ وہ صحت یاب ہو رہے تھے اور انہوں نے انگلینڈ میں مریضوں کو دیکھنا بھی شروع کر دیا تھا۔ مگر اب بھی کبھی کبھی جیل کی پرانی یادیں انہیں پریشان کرتی تھیں اور اس وقت وہ جوتے سینے میں مشغول ہو جاتے۔ جیروس لوری ان کا دوست بن چکا تھا اور اکثر ان کے پاس ملاقات کے لئے آتا۔ جیپر اس گھر کی دیکھ بھال کرتی تھی اور اس سے کو لوسی کا چارلس ڈارنے اور سڈنی کارٹن سے ملنا بہت برا لگتا تھا جو کہ اکثر اس سے ملنے اس کے گھر آتے تھے۔

غریب کو روٹی نہیں مل رہی تھی اور امیروں نے چار چار ملازم صرف کھانے کی تیاریوں کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ روزانہ دعوت اڑائی جاتی حکومتی معاملات چلانے کے بجائے عیاشیوں کی طرف دھیان تھا۔ فرانس کی کیا بات کریں ہر ملک میں امیر اور غریب کے درمیان یہی فرق رہتا ہے۔ جہاں اپنا مفاد ہوتا ہے وہ قانون لاگو کر دیا جاتا ہے اور جہاں غریب کا فائدہ نظر آتا ہے اس قانون کے عمل درآمد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امیروں کا خیال تھا کہ دنیا اور اس کی آسائشوں کو حاصل کرنا ان کا مذہبی اور قانونی حق ہے جبکہ غریب کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ جب امیر کی دولت ختم ہونے لگتی تو اپنے خاندان کے فرد کو دوسرے امیر سے شادی کے بندھن میں باندھ کر دوبارہ دولت حاصل

کر کے عیاشیوں کو جاری رکھا جاتا۔ ملک چلانے والوں کی اخلاقی اور انتظامی حالت بے حد خراب تھی۔ سپاہیوں کو جنگ کا علم نہ تھا مذہبی لوگ مذہب سے دور۔ غرض نااہل لوگوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ امیروں کا شاندار علاج اور غریب بغیر علاج کے مر رہے

اسی طرح کا ایک امیر آدمی مار کی ایوری مونٹ اپنی شاندار گھوڑا گاڑی میں بیٹھا تھا شاہانہ انداز میں۔ نہایت تیز رفتاری سے اس کی گاڑی بھاگ رہی تھی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ کر جان بچاتے مگر ایک بچہ بھاگ نہ سکا اور گاڑی کے نیچے آکر مر گیا۔ عام طور پر ایسے موقعوں پر گاڑیاں بغیر دیکھے کہ کون مرا ہے آگے چلی جاتیں تھیں۔ مگر یہ گاڑی رکی۔ ایک غریب آدمی نے کہا معاف کر دیں بچہ تھا نیچے آگیا اور مر گیا۔ پھر ایک لمبے قد کا آدمی آگے بڑھا وہ بچے کا باپ تھا غم کی شدت سے نڈھال چیخا تم نے اسے قتل کر دیا۔ میرا بچہ دنیا سے چلا گیا۔ امیر آدمی مار کی نے غصے سے کہا تم لوگ تو اپنے بچوں کی حفاظت بھی نہیں کر سکتے۔ میرے گھوڑے زخمی ہو سکتے تھے۔ وہ شخص چلایا میرا بچہ مر گیا۔

ڈیفارج جو شراب خانے کا مالک تھا اور جس نے ڈاکٹر مینے کو پناہ دی تھی وہاں آگیا۔ بچے کا باپ اس کے گلے لگ کر رونے لگا۔ سب لوگ خاموش تھے۔ ڈیفارج بولا غم نہ کرو میرے دوست زندہ رہتا تو تکلیفیں ہی اٹھاتا۔ ایسی زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے۔ امیر آدمی نے سونے کا سکہ ڈیفارج کی طرف پھینکا۔ وہ مطمئن تھا کہ بچے کی موت کی قیمت ادا کر دی ہے مگر وہ سکہ واپس اس کی گھوڑا گاڑی پر آکر گرا جس کی چھنک پیدا ہوئی۔

امیر آدمی سخت غصے میں آگیا۔ گالیاں دیں اور کہا کہ ان سب کو بھی مروایا جا سکتا ہے۔ ان کے اوپر سے بھی گاڑی گزر سکتی ہے۔ جو امیر آدمی یہ کہہ رہا تھا وہی تو قانون تھا اور واقعی یہ سب کچھ کر سکتا تھا بلکہ کر بھی رہا تھا۔ ڈیفارج کی بیوی بھی وہاں موجود تھی۔ تیزی

سے اس کے ہاتھ بنائی میں مصروف تھے۔ آنکھوں میں غصہ اور نفرت۔ مگر امیر آدمی کے لئے یہ سب چوہے تھے۔ جن کی کوئی وقعت اور اہمیت نہ تھی۔ اس کی گاڑی آگے گئی دوسری گاڑیاں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گئیں۔ معاشرے کا کونسا ایسا اہم فرد تھا جو گاڑیوں

میڈم ڈیفارج ان میں نمایاں ترین تھی جس کی انگلیاں ہمیشہ بننے میں مصروف رہتیں ان لوگوں کے نام جنہیں موت کی سزا ملنی تھی۔

مارکی اپنے گھر پہنچا جہاں اس کی ملاقات اپنے بھانجے سے ہوتی ہے یہ وہی چارلس ڈارنے ہے جس پر انگلینڈ میں مقدمہ چل رہا تھا۔ وہ اگرچہ خود بھی امیر ہے اور ایوری مونڈ خاندان کا رکن ہے مگر وہ امیروں کے غلط رویوں کے سخت خلاف ہے۔ کہتا ہے کہ اگرچہ یہ جائیداد اس کی ہونی ہے مگر وہ یہ لینے سے انکار کرتا ہے اور انگلینڈ مستقل رہائش اختیار کر لے گا۔ وہ اپنے انکل سے بحث کرتا ہے کہ غریبوں پر ظلم کرنا غلطی ہے جس غریب سچے اور ایماندار شخص نے بھی عیاشی اور غلط باتوں سے روکنا چاہا اسے ختم کر دیا۔ قانون کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے ماں نے مرتے ہوئے کہا تھا کہ غلطیوں کی تلافی کرنا مگر میں ان کی آخری خواہش پوری نہ کر سکا۔ اس کے انکل مارکی نے کہا کہ جو امارت ہمیں ورثے میں ملی ہیں اس کی حفاظت کرنا اور برقرار رکھنا ہی درست ہے۔ سختی سے حکومت کرنا جبر کرنا ہی کامیاب حکومت چلا سکتا ہے۔ جب تک کائنات باقی ہے لوگ سختی اور مار کی زبان سمجھتے رہیں گے۔ جو طاقت ہمیں حاصل ہے اس کے لئے جبر ضروری ہے یہ مت بھولو کہ ایسی طاقت کتنے ہی لوگ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور کتنے تھوڑے لوگوں کو یہ حاصل ہے۔ دیر تک وہ اپنے اپنے حق میں دلائل دیتے رہے پھر مارکی سونے کے لئے کمرے میں چلا گیا۔ دن بھر کے واقعات اسے یاد آتے رہے بچے کا گاڑی کے نیچے آکر مر جانا۔ اسے گھر کے قریب بتایا جانا کہ اس کی گھوڑا گاڑی کے نیچے کوئی لٹکا ہوا ہے وہ کون تھا کہاں گیا کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

صبح لوگوں کی آنکھ گھنٹے کی آواز سے کھلی کیا ہوا سب پریشان تھے۔ معلوم ہوا کہ مارکی کو سوتے ہوئے قتل کر دیا گیا ہے۔ سینے میں خنجر پیوست تھا جس میں ایک کاغذ بھی موجود تھا۔ اس پر لکھا تھا قبر اس کا انتظار کر رہی ہے۔ بچے کے باپ نے اپنے بچے کے قتل کا انتقام

ایک سال گزر گیا ہے اور چارلس ڈارنے انگلینڈ میں رہائش پذیر ہے۔ اس نے لوگوں کو فرانسیسی سکھانے کا پیشہ اختیار کر لیا ہے اور اپنی تمام دولت اور جائیداد سے دستبردار ہو چکا ہے۔ ایک دن وہ ڈاکٹر مینے یعنی لوسی کے باپ سے اپنی شادی کی بات کرتا ہے اور لوسی کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ ڈاکٹر رضامند ہے۔ دوسری طرف مسٹر سٹرائےور بھی لوسی سے شادی کا خواہشمند ہے۔ وہ جاروس لوری کے ہاتھ شادی کا پیغام بھجواتا ہے مگر ناکام رہتا ہے۔ سڈنی کارٹن بھی اگرچہ لوسی سے انتہائی محبت کرتا ہے مگر وہ اسے شادی کا پیغام دینے کے بجائے اسے کہتا ہے کہ اگر تمہیں زندگی میں کبھی بھی میری ضرورت پڑے تو میری زندگی تمہارے لیے ہمیشہ حاضر رہے گی۔

جیری کرنچر پارٹ ٹائم کے طور پر آنسسٹ بزنس کرتا ہے اس کا یہ ایماندارانہ کاروبار مردوں کو قبر سے نکال کر ڈاکٹروں کے پاس فروخت کرنا ہے جو ان مردہ جسموں کو میڈیکل کے مختلف شعبوں میں استعمال کر لیتے تھے۔

ڈیفارج اور اس کی بیوی میڈم ڈیفارج کا شراب خانہ درحقیقت انقلابی لوگوں کا گڑھ تھا۔ جہاں وہ سب ملتے اور انقلاب کی حکمت عملی طے کرتے۔ یہ سب انقلابی لوگ ایک دوسرے کو یاک کے نام سے پکارتے۔ میڈم ڈیفارج ہمیشہ بنائی میں مصروف رہتیں۔ درحقیقت وہ ان لوگوں کے نام اپنے اون میں بن رہی ہے جن کو انقلاب کے بعد سزا کے طور پر موت کے گھاٹ اتارنا تھا۔ چونکہ مارکی کے قاتل کو پھانسی دے دی گئی تھی لہٰذا شراب خانے میں ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ مارکی کی تمام جائیداد تباہ کر دی جائے گی اور اس کے خاندان

کے تمام لوگوں کو بھی مار ڈالا جائے گا۔ اگرچہ چارلس ڈارنے اپنے آپ کو مارکی کی خرابی اور برائیوں سے علیحدہ کر چکا تھا مگر ان کے نزدیک وہ بھی اسی خاندان کا ایک فرد تھا۔

انقلابیوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔ وہ جلد از جلد اپنا مشن مکمل کر کے ظلم کا خاتمہ چاہتے تھے۔ جان برساڈ جو کہ جاسوس ہے اور فرانس میں ہے وہ ڈیفارج کے شراب خانے میں معلومات اور جاسوسی کی غرض سے وہاں آیا ہے۔ وہ ڈیفارج کو بتاتا ہے کہ لوسی مینے

ہو گئے۔ دوسری طرف سڈنی کارٹن نے چارلس ڈارنے اور لوسی سے ہمیشہ ہمیشہ دوست رہنے کی درخواست کی۔ مسٹر سٹرائے ورنے بھی ایک دولتمند بیوہ سے شادی کر لی۔ لوسی کی ایک بیٹی ہوئی جس کا نام بھی لوسی رکھا گیا۔ ایک بیٹا بھی ہوا جو فوت ہو گیا۔ جولائی سیون ٹین ایٹی نائن کو جیروس لوری نے ڈاکٹر مینے کو فرانس کی خراب صورتحال کے بارے میں بتایا اور کہا کہ وہاں کے لوگ انقلاب کے خوف سے رقوم انگلینڈ منتقل کر رہے ہیں۔ فرانس کے عوام کنگ لوئی کے سخت خلاف ہو گئے ہیں۔ آخرکار ڈیفارج نے انقلاب شروع ہونے کا اشارہ دیا اور وہ قلعہ جس میں باسٹیل جیل بنائی گئی تھی 25 ہزار لوگ ہر قسم کے ہتھیار لے کر اس پر حملہ کرنے چل پڑے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ جن کے دل غصے سے پاگل ہو رہے تھے جیل کی جانب جا رہے تھے ہر کسی کے ہاتھ میں ہتھیار تھے۔ اتنے ہتھیار کہاں سے ان کے پاس پہنچے کن کن ہاتھوں نے ان کی مدد۔ کی یہ لو تم یہ بندوق لو تم یہ پستول لو اور یہ گولیاں اسے دو جلدی کرو۔ تمہارے پاس ہتھیار نہیں یہ ڈنڈا لے لو۔ ہاں تم یہ کلہاڑا لو اور وہ جسے کچھ نہ مل سکا اس کا غصہ بھی اس قدر زیادہ تھا کہ اینٹیں ڈھونڈ رہا تھا جنہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکے۔ اینٹیں بھی ختم ہو گئیں تو دیوار توڑ کر اینٹیں نکالی گئیں۔ اگرچہ دیوار توڑتے ہوئے ان کے ہاتھ زخمی اور خون آلود ہو گئے۔ غصے کی آگ نفرت کے اظہار سے بجھانے کا دن تھا۔ لگتا تھا یہ آگ ظالم کی جان لے کر بجھے گی چاہے

اس دوران ان لوگوں کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ ڈیفارج آج سب سے زیادہ مصروف تھا۔ لوگ اس کے احکامات پر عمل کر رہے تھے۔ اس کی بیوی جو ہمیشہ کچھ بننے میں مصروف رہتی اس کے ہاتھ آج بھی مصروف تھے بننے میں نہیں بلکہ پستول اور کلہاڑے سے

جیل کے اندر تھا اسی دوران ڈیفارج نے ڈاکٹر مینے پر جیل میں ہونے والے مظالم کی وجہ سے اس کے سیل نمبر ایک سو پانچ کی تلاشی لی اور ڈاکٹر مینے نے جو تحریر وہاں چھپائی تھی وہاں سے برآمد کر لی۔

بیسٹیل جیل کے گورنر کا سر اڑا دیا گیا۔ جو آدمی کہتا تھا کہ اگر روٹی نہیں ملتی تو بھوکے لوگوں کو گھاس کھانی چاہیے اس کو پکڑ لیا گیا اس کے منہ میں گھاس وغیرہ بھری گئی اور پھر پھانسی دے دی گئی۔ جیل کا گورنر لوگوں کے ہاتھ آ گیا اسے دھکے دے کر آگے بڑھنے پر مجبور کیا گیا پھر مار مار کر قتل کر دیا گیا۔ میڈم ڈیفارج سکون سے اسے قتل ہوتا دیکھتی رہی جب مر گیا تو اپنے تیز خنجر سے اس کا سر کاٹ کر تن سے جدا کر دیا۔ انتقام کا جذبہ تھا کہ جو ٹھنڈا ہی نہ ہوتا تھا سر کاٹنے کے بعد اسے پیروں سے روندا گیا۔ سات سر ڈنڈوں کے اوپر موجود تھے جو لوگوں کے اس سمندر کے آگے آگے جا رہے تھے۔ یہ ان لوگوں کے سر تھے جو دشمن تھے اور قتل کر دئے گئے تھے۔ جبکہ سات لوگوں کو کندھوں پر اٹھایا گیا تھا یہ ہیرو تھے جو جیل سے آزاد کروائے گئے تھے۔ بے تحاشہ نعرے شور فتح کا جشن بعد میں مارکی کی جائیداد کو مکمل طور پر جلا دیا گیا۔

انگلینڈ میں چارلس ڈارنے جو کہ مارکی خاندان سے تعلق رکھتا تھا کو گاؤں کے ڈاکیے کا خط ملا۔ اس نے لکھا کہ چارلس ڈارنے کی مدد کرنے کے الزام میں اسے پھانسی دی جا رہی ہے چنانچہ چارلس کو اپنے پرانے وفادار ملازم کو بچانے کے لیے اس رات فرانس جانا پڑا۔ اس نے ڈاکٹر مینے اور لوسی کے نام خط میں وہ تفصیلات لکھیں جن کی بنا پر اسے فرانس جانا پڑا اور کوشش کی کہ یہ خط اس کے جانے کے بعد ہی ان لوگوں کو ملے۔ فرانس پہنچ کر اس نے عجیب مناظر دیکھے ہر جگہ آزادی کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ آخر کار انقلابیوں نے

چارلس ڈارنے کو بھی ماضی کے مظالم میں شریک سمجھتے ہوئے گرفتار کر لیا اور اسے جیل میں بند کر دیا گیا۔ ڈیفارج نے اس کے فرانس میں آنے کو غلط اقدام قرار دیا مگر وہ اپنے ساتھ انقلابیوں کا ساتھ دے رہا تھا۔

جیروس لوری فرانس میں اپنے بینک کے معاملات کے سلسلے میں موجود تھا۔ وہ اس وقت سخت حیران ہوا جب اس نے ڈاکٹر مینے اور

ستمبر سترہ سو ترانوے کے قانون کے تحت ہر روز بے شمار لوگوں کو پھانسی دی جا رہی تھی۔ چارلس کو جیل میں پندرہ ماہ ہو چکے تھے اس کا انقلابی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور اسے رہائی مل گئی مگر اسی شام کو اسے دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ دراصل ڈاکٹر مینے کی جیل میں لکھی گئی تحریر ناقابل تردید ثبوت کے طور پر اس کے خلاف پیش کی گئی۔ سڈنی کارٹن کو بھی ان تمام چیزوں کی خبر ہوئی تو وہ بھی پیرس پہنچ گیا۔ اس مخلص انسان کے دماغ میں ایک منصوبہ تھا جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے دوائی کی دکان سے گہری نیند لانے والی دوائی خریدی۔ دوسری طرف چارلس پر مقدمہ دوبارہ شروع ہوا۔ اس مرتبہ اس کے خلاف شہادت کے طور پر ڈاکٹر مینے کی وہ تحریر پیش کی گئی جو انہوں نے اپنی قید کے دوران جیل میں چھپائی تھی۔ اس تحریر میں ایورے مونڈ کے تمام خاندان کو موردالزام ٹھہرایا گیا

چارلس ڈکنز

تمام عظیم ناولز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

1	A Christmas Carol	کرسمس کیرل
	A Christmas Carol	کرسمس کیرل (عیدورژن)
2	Oliver Twist	آلیور ٹوئسٹ
3	Great Expectations	گریٹ ایکس پیک ٹیشنز
4	David Copperfield	ڈیوڈ کوپر فیلڈ
5	A Tale of Two Cities	آ ٹیل آف ٹو سٹیز
6	Bleak House	بلیک ہائوس
7	Pickwick Club	پک وک پیپرز
8	Nicholas Nickleby	نکولس نکل بی
9	Little Dorrit	لٹل ڈورٹ
10	Hard times	ہارڈ ٹائمز
11	Old Curiosity Shop	اولڈ کیوریوسٹیز شاپ
12	Dombey and Son	ڈومبے اینڈ سنز
13	Martin Chuzzlewit	مارٹن چازل وٹ
14	Our Mutual Friend	آور میوچل فرینڈز
15	The Mystery of Edwin Drood	مسٹری آف ایڈون ڈروڈ
16	Barnaby Rudge	بارنے بی رج
18	The Chimes	چائمز
19	Cricket on the Hearth	کرکٹ آن دی ہرتھ
20	Haunted Man and the Ghost's Bargain	ہانٹڈ مین اینڈ گھوسٹ بارگین

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈ ریوز

ٹوم جونز


www.syedirfanali.com
ٹیل آف ٹو سٹیز
چارلس ڈکنز
اردو ترجمہ